وحید الدین خان

ہمارا جسم خدا کی گواہی دے رہا ہے

غیر معمولی حکمت اور معنویت جو ایک خالق کا تقاضا کرتی ہے

★

ٹیلی فون کی لائن میں تاروں کا پیچیدہ نظام دیکھ کر ہمیں حیرت ہوتی ہے، ہم کو تعجب ہوتا ہے، جب ہم دیکھتے ہیں کہ لندن سے ملبورن کے لیئے ایک کال چند منٹ میں مکمل ہو جاتی ہے۔ مگر یہاں ایک اور مواصلاتی نظام ہے جو اس سے کہیں زیادہ وسیع اور اس سے کہیں زیادہ پیچیدہ ہے — یہ ہمارا اپنا عصبی نظام (NERVOUS SYSTEM) ہے جو قدرت نے قائم کر رکھا ہے۔ اس مواصلاتی نظام پر رات دن کروڑوں خبریں ادھر سے ادھر دوڑتی رہتی ہیں، جو دل کو بتاتی ہیں کہ وہ کب دھڑکے۔ مختلف اعضاء کو حکم دیتی ہیں کہ وہ کب حرکت کریں۔ پھیپھڑے سے کہتی ہیں کہ وہ کیسے اپنا عمل کرے۔ اگر جسم کے اندر یہ مواصلاتی نظام نہ ہو تو ہمارا پورا وجود منتشر چیزوں کا مجموعہ بن جائے جن میں سے ہر ایک الگ الگ اپنے راستے پر چل رہا ہو۔

اس مواصلاتی نظام کا مرکز انسان کا بھیجا ہے۔ آپ کے بھیجے کے اندر تقریباً ایک ہزار ملین عصبی خلئے (NERVECELLS) ہیں۔ ہر خانے سے بہت باریک تار نکل کر تمام جسم کے اندر پھیلے ہوتے ہیں جن کو عصبی ریشے (NERVE FIBRES) کہتے ہیں۔ ان پتلے ریشوں پر خبر وصول کرتے اور حکم بھیجنے کا ایک نظام تقریباً ستر میل فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑتا رہتا ہے، انہیں اعصاب کے ذریعہ ہم چکھتے ہیں، سنتے ہیں، اور دیکھتے ہیں، محسوس کرتے ہیں اور سارا عمل کرتے ہیں۔ زبان میں تین ہزار ذائقے خانے (TESTE-BUDS) ہیں جن میں ہر ایک اپنے علحدہ عصبی تار کے ذریعہ دماغ سے جڑا ہوا ہے۔ انہیں کے ذریعہ ہر قسم کے مزوں کو محسوس کرتا ہے۔ کان میں ایک لاکھ کی تعداد میں سماعتی خلئے ہوتے ہیں۔ انہیں خانوں سے ایک نہایت پیچیدہ عمل کے ذریعہ ہمارا دماغ سنتا ہے۔ ہر آنکھ میں ۱۳۰ ملین (LIGHT RECEPTORS) ہوتے ہیں جو تصویری مجموعے دماغ کو بھیجتے ہیں ہماری تمام جلد

میں حسیاتی ریشوں کا ایک جال بچھا ہوا ہے۔ اگر ایک گرم چیز جلد کے سامنے لائی جائے تو تقریباً تیس ہزار "گرم خانے" اس کو محسوس کرکے فوراً دماغ کو اس کی خبر دیتے ہیں، اسی طرح جلد میں دو لاکھ پچاس ہزار خانے ایسے ہیں جو سرد چیزوں کو محسوس کرتے ہیں، جب کوئی سرد چیز جسم سے ملتی ہے تو دماغ اس کی خبروں سے بھر جاتا ہے جسم کانپنے لگتا ہے۔ جلد کی رگیں پھیل جاتی ہیں۔ فوراً مزید خون ان رگوں میں دوڑ کر آتا ہے تاکہ زیادہ گرمی پہنچائی جاسکے۔ اگر ہم شدید گرمی سے دوچار ہوں تو گرمی کے مخبرین دماغ کو اطلاع کرتے ہیں اور تین ملین پسینہ کے غدود (GLANDS) ایک ٹھنڈا عرق خارج کرنا شروع کرتے ہیں۔

عصبی نظام کی کئی تقسیمیں ہیں۔ ان میں سے ایک (AUTONOMIC BRANCH) ہے یہ ایسے افعال انجام دیتی ہے جو خود بخود جسم کے اندر ہوتے رہتے ہیں۔ مثلاً ہضم سانس لینا اور دل کی حرکت وغیرہ۔ پھر اس عصبی شاخ کے بھی دو حصے ہیں۔ ایک کا نام ہے مشارک نظام (SYMPATHATIC SYSTEMS) جو کہ حرکت پیدا کرتا ہے اور دوسرا (PATASYMPATHATIC) ہے جو روک کا کام کرتا ہے۔ اگر جسم تمام تر پہلے کے قابو میں چلا جائے تو مثال کے طور پر دل کی حرکت اتنی تیز ہو جائے کہ موت آجائے اور اگر بالکل دوسرے کا اختیار ہو جائے تو دل کی حرکت ہی رک جائے۔ دونوں شاخیں نہایت صحت کے ساتھ مل کر اپنا اپنا کام کرتی ہے۔ جب دباؤ کے وقت فوری طاقت کی ضرورت ہوتی ہے تو SYMPATHATIC کو غلبہ حاصل ہو جاتا ہے اور دل اور پھیپھڑے تیزی سے کام کرنے لگتے ہیں۔ اسی طرح نیند کے وقت PARASYMPATHATIC کا غلبہ ہوتا ہے جب کہ وہ تمام جسمانی حرکتوں پر سکوت طاری کر دیتا ہے۔

(مزید تفصیل کے لئے ریڈرز ڈائجسٹ اکتوبر ۱۹۵۶ء)

اس طرح کے بیشمار پہلو ہیں اور اسی طرح کائنات کی ہر چیز میں ایک زبردست نظام قائم ہے جس کے سامنے انسانی مشینوں کا بہتر سے بہتر نظام بھی مات ہے۔ اور اب تو قدرت کی نقل سائنس کا ایک مستقل موضوع بن چکا ہے۔ اس سے پہلے سائنس کا میدان صرف یہ سمجھا جاتا تھا کہ فطرت میں جو طاقتیں چھپی ہوئی ہیں ان کو دریافت کرکے استعمال کیا جائے، مگر اب قدرت کے نظاموں کو سمجھ کر ان کا میکانکی نقل کو خاص اہمیت دی جارہی ہے۔ اس طرح ایک نیا علم وجود میں آیا ہے جس کو بایونکس (BIONICS) کہتے ہیں۔ بایونکس حیاتیاتی نظام (BIOLOGICAL SYSTEMS) اور طریقوں کا اس غرض سے مطالعہ کرتی ہے کہ جو معلومات حاصل ہوں انہیں انجنیئرنگ کے مسائل حل کرنے میں استعمال کیا جائے۔

قدرت کی نقل کرنے کی اس قسم کی مثالیں ٹکنالوجی میں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً کیمرہ دراصل بنیادی طور پر آنکھ کی میکانکی نقل ہے۔ کیمرے کا لنس (LENS) آنکھ کے ڈھیلے کا بیرونی پردہ ہے ڈائفرام (DIAPHRAGM)

پردہ شبکی (RETINA) ہے۔ اور روشنی سے متاثر ہونے والی فلم آنکھ کا پردہ ہے جس میں عکس دیکھنے کے لئے ڈوریے اور مخروطی شکلیں ہوتی ہیں۔ ماسکو یونیورسٹی میں زیر صوتی ارتعاش معلوم کرنے اور اس کی پیمائش کرنے کا ایک نمونے کا آلہ تیار کیا گیا ہے جو طوفان کی آمد کی اطلاع ۱۲ سے ۱۵ گھنٹے پہلے تک دیدیتا ہے۔ یہ مروجہ آلوں سے پانچ گنا زیادہ طاقتور ہے۔ اس کا خیال کس نے پیدا کیا؟ جیلی مچھلی نے۔ انجینئروں نے اس کے اعضاء کی نقل کی جو زیر صوتی ارتعاش محسوس کرنے میں بڑے حساس ہوتے ہیں۔

SOVIET LAND, DEC. 1963

اس طرح کی اور بہت سی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ طبیعاتی سائنس اور ٹکنالوجی درحقیقت نئے تصورات کی نقل قدرت کے زندہ نمونوں سے حاصل کرتی ہے بہت سے مسائل جو سائنس دانوں کے تخیل پر بوجھ بنے ہوتے ہیں۔ قدرت ان کو مدتوں پہلے حل کر چکی ہے پھر جس طرح کیمرہ اور ٹیلی پرنٹر کا ایک نظام انسانی ذہن کے بغیر وجود میں نہیں آسکتا، اسی طرح یہ بھی ناقابل تصور ہے کہ کائنات کا پیچیدہ ترین نظام کسی ذہن کے بغیر اپنے آپ قائم ہو۔ کائنات کی تنظیم قدرتی طور پر ایک انجینئر اور ایک ناظم کا تقاضا کرتی ہے۔ اسی کا نام خدا ہے۔ ہم کو جو ذہن ملا ہے وہ ناظم کے بغیر تنظیم کا تصور نہیں کر سکتا۔ اس لئے غیر معقول بات یہ نہیں ہے کہ ہم کائناتی تنظیم کے لئے ایک ناظم کا اقرار کریں، بلکہ یہ غیر معقول رویہ ہوگا کہ ہم اس تنظیم کے ناظم کو ماننے سے انکار کر دیں۔ حقیقت یہ ہے کہ انسانی ذہن کے پاس خدا سے انکار کے لئے کوئی عقلی بنیاد نہیں ہے۔

لہ کوئی ذی ہوش یہ کہنے کی غلطی نہیں کرے گا کہ کیمرہ اتفاق سے بن کر تیار ہو گیا ہے۔ مگر اس کے باوجود دنیا کے بہت سے ہوشمند یہ یقین رکھتے ہیں کہ آنکھ محض اتفاق سے وجود میں آگئی ہے۔"

بقیہ ختم نبوت :۔ نے اپنی تقریر کا ماحصل بیان کرتے ہوئے کہا۔ آج ضرورت ہے اس عقیدہ کو محکم رکھنے کی جو ایمان کی بنیاد ہے اور جہاں سے اسلام کا صحیح تصور ہمیں مل سکتا ہے۔ یعنی نبوت اور ختم نبوت کیونکہ عقیدہ کے بغیر کوئی عمل درست نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد شاہ صاحب نے فرمایا: اوصیکم بتقوی اللہ۔ میں تمہیں خدا سے ڈرتے رہنے کو کہتا ہوں۔ یاد رکھو سرحد میں انتخابات ہونے والے ہیں میں کہوں گا کہ لیگ کی پوری طرح حمایت کرو۔ اس کے ہر امیدوار کو کامیاب بناؤ۔ مگر جھوٹے نبیوں کے پیروکاروں کو پوری طرح شکست دو۔ لیگ کے ہر امیدوار کو خواہ وہ کوئی ہو اور کیسا ہی ہو۔ تم ووٹ دے دو۔ مگر پنجابی نبی کے چیلوں کو سر اٹھانے کا موقعہ نہ دو، ان کی ضمانتیں ضبط کراؤ، اور انہیں شکست فاش دو۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ۔